کے مالک اندھا دھند خرچ کر کے اقتدار تک خرید نے والے اور اس خواہش پر کروڑوں کا سیاسی جواء کھیلنے والے کہ ان کے اقتدار کا سورج کبھی نہ ڈوبے جیسے کبھی انکے سیاسی آقا کا سورج نہیں ڈوبتا تھا لیکن تاریخ گواہ ہے کہ اس کا سورج بھی ڈوب کے رہا اور ایسا ڈوبا کہ پھر نہیں ابھرا۔ ہاں سازش اور دولت کے ذریعے پاکستان میں فرنگی گماشتوں کا سورج ضرور طلوع ہوا لیکن ہمیشہ گھنایا ہوا اور اب بھی گھنایا ہوا ہے ان لوگوں کے پاس شرافت نام کی کوئی چیز ہوتی تو بار بار کی ذلت و ہزیمت سے سبق حاصل کرتے اور منہ چھپا کے گھر کی زینت بن جاتے مگر اس رسوائی کو بلکہ برسر بازار اور پیش یار رسوائی کو یہ لوگ جمہوریت کہ کے اس جگ ہنسائی کو نہ صرف قبول کرتے ہیں بلکہ اس اٹھا پٹخ اور دھینگا مشتی کو ہی زندگی سمجھتے ہیں ایسی مکروہ زندگی اپنانے والوں کو ان لوگوں کا حال کیا معلوم جن کے نزدیک شرافت اب بھی ایک بہت بڑی صفت ہے ایک بہت عظیم الشان قدر ہے اور شرافت سے زندگی کی کشتی کو کھینچنا بہت بڑی عظمت ہے یہ فرنگی گماشتے شریف لوگوں والی زندگی گزاریں تو ان کو معلوم ہو کہ صرف آٹا ہی مہنگا نہیں ہوا۔ سبزیاں، دالیں، چاول، چینی، نمک، مرچ، مسالہ، گھی، پیاز، لہسن اور دیگر اشیاء ضرورت تمام کی تمام اس قدر گراں ہو گئی ہیں کہ شریف آدمی کی قوت خرید دم توڑ گئی ہے یہ جو ہوٹلوں اور شاپنگ سنٹروں کی گھما گھمی ہے یا بڑی مارکیٹوں کی روشنیاں اور رونقیں ہیں یہ تو رشوت خوروں، سود خوروں، چوروں، لٹیروں، جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کی وجہ سے اور ان نابکاروں اور حرام خوروں کی وجہ سے شراب و کباب و شاہد پریزاد کی بڑی دکانیں اور محفلیں بھی شادو آباد ہیں ان بدمعاشوں حرام کاروں کی راتیں جاگتی اور دن سوتے ہیں کیا یہ لوگ پاکستان کی اکثر آبادی ہیں؟ کیا پاکستان انہی لوگوں کا نام ہے؟ کیا پاکستان بے نظیروں اور شاہ محمودوں کے لئے بنا تھا؟ نہیں ہرگز نہیں ایسے لوگوں کی زندگی تو تب بھی خطرے میں اور خوف سے باہر تھی جب پاکستان بنا تھا تب بھی شریف و باعزت لوگ لٹے اور موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے اور اب بھی شرفاء و معزز لوگ ہی مہنگائی کے عفریت بے نظیر کے چنگل میں ہیں۔

ربنالاتجعلنافتنتہ للذین کفروا(القرآن)

اے ہمارے رب ہمیں کافروں کے لئے آزمائش نہ بنا

نئی نسل اور پاکستان

پاکستان کی یونیورسٹیوں اور کالجوں سے جو لوگ ڈگریاں لے کر اور گاؤن پہن کر شادمانی اور فرحت کے گیت گاتے اور خوشیوں کے جھومر سجاتے ہیں اپنے تئیں یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے